روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 6/اگست 2010ء 24 شعبان 1431 ہجری 6 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 165

جو آنکھ جھک جائے

حضرت ابو ریحانہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔''

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجہاد، باب الذی یسھر فی سبیل اللّٰہ حارسا حدیث نمبر:2293)

44 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب 31 جولائی 2010ء

خدا کا قرب پانے کے لئے آنحضرت ﷺ کی پیروی ضروری ہے

خدا تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو غض بصر کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ عورت کی حیا اور تقدس محفوظ رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 44 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے موقع پر مورخہ 31 جولائی کو خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس کے لئے حضور انور سہ پہر 4 بجکر 10 منٹ پر پاکستانی وقت کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا، مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت و اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ وجیہہ باجوہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

ترنم کے ساتھ پیش کیا جس کے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزازات حاصل کرنے والی لجنات میں انعامات تقسیم فرمائے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے لجنات کو میڈلز پہنائے اور اکیڈمک ایوارڈز کی تقسیم کے بعد حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں جب تقویٰ مفقود ہو جاتا ہے، برائیاں پھیل جاتی اور نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے، اس وقت خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر بندوں کو اپنے مقصد پیدائش کی پہچان کروائیں۔ چنانچہ سعید فطرتوں کو انہیں ماننے، تقویٰ پر قدم مارنے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں شامل ہو کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے کی توفیق ملی لیکن ایک تعداد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے ان مقربین کی منکر بن کر قومی تنزل اور تباہی کا مورد بھی بنی۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کل عالم کی طرف مبعوث کر کے بھیجے گئے۔ یاد رکھیں کہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے میں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس رسولؐ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانے والی چیز تقویٰ ہے اور حقیقی تقویٰ آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہے۔ آنحضرتؐ پر نازل ہونے والی کامل شریعت پر عمل اور آپؐ کی پیروی کے سوا اور کوئی چارہ انسان کے لئے باقی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر قرآنی علوم اس زمانے میں ہم پر کھولے ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کو پڑھے، سنے، سمجھے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے کہ یہ چیزیں تقویٰ کی طرف لے جانے، تقویٰ کے معیار بلند کرنے اور ایک مومن وغیر مومن میں فرق کرنے والی ہیں۔ فرمایا کہ تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے برائی سے بچنا اور نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنا ہے۔ تقویٰ کی مثال اس طرح ہے کہ ایک مومن یا مومنہ چھوٹے بڑے گناہوں سے اس طرح بچے جیسے کسی کانٹے دار جھاڑیوں والے راستے سے گزر رہا ہو اور اپنے کپڑوں کو احتیاط سے اس طرح بچائے کہ کہیں کوئی کانٹا کپڑے کے کسی حصے میں پھنس کر اس کو پھاڑ نہ دے۔ فرمایا کہ پس چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کے لئے یہ احتیاط ایک مومن اور مومنہ عورت پر فرض ہے اور پھر ایک احمدی جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ زمانے کے امام کے حصار میں آ کر میں محفوظ ہو گیا ہوں اسے تو اس حصار میں رہنے کے لئے سر توڑ کوشش کرنی چاہئے تا کہ شیطان سے محفوظ رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہے۔ پس نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے ایک مسلسل کوشش اور دعا کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسے میں شامل ہونے کا سب سے اہم مقصد تقویٰ میں ترقی اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے اس لئے ایک حقیقی مومنہ اس بات کی بھرپور کوشش کرے کہ میں نے اس جلسے میں آ کر جو کچھ سننا ہے اس پر عمل کرنا اور اسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے بلکہ ایک احمدی عورت کے ذمہ جو اولاد کی تربیت کی ذمہ داری لگائی گئی ہے، اسے کماحقہٗ پورا کرتے ہوئے اپنی اولاد کی بھی نیک تربیت کرنی ہے، اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے، اس کی عبادات کی نگرانی کرنی ہے تا کہ بڑے ہونے تک وہ خدائے واحد کی عبادت کرنے میں پکا ہو جائے، نیکیوں کے کرنے کی طرف اس کو توجہ دلاتے رہنا ہے تا کہ پختہ عمر کو پہنچنے تک اس کا ہر عمل، عمل صالح بن جائے، غلط قسم کے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا نہ ہو اور غلط قسم کی حرکتوں میں ملوث نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بحیثیت احمدی ہونے کے ہر احمدی مرد اور عورت احمدیت کا سفیر اور داعی الی اللہ ہے۔ اس لئے اس کے عمل صرف اس کی ذات تک ہی محدود رہنے والے نہیں ہیں بلکہ دوسروں کی راہنمائی کا ذریعہ بھی بننے والے ہیں اور خاص طور پر عورتوں کے لئے جنہوں نے اپنی نسلوں کی حفاظت بھی کرنی ہے، دین حق کی تصویر دوسروں کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ بننے والے ہیں۔ پس کبھی بھی اپنے کسی عمل سے دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ ہر احمدی مرد و عورت کو اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

باقی صفحہ 2 پر

سیلاب زدگان کیلئے عطیات جمع کرانے کی تحریک

(مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پاکستان میں ہونے والی حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے پورا ملک سیلاب کی لپیٹ میں ہے جس کی وجہ سے خیبر پختونخواہ کے متعدد اضلاع سمیت پنجاب کے بھی اکثر اضلاع بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ انہی اضلاع میں ڈیرہ غازیخان، راجن پور اور مظفر گڑھ کے اضلاع بھی شامل ہیں۔ خیبر پختونخواہ اور ان تینوں اضلاع میں سیلاب سے وہ بستیاں بھی متاثر ہوئی ہیں جن میں احباب جماعت کی کثیر تعداد آباد تھی جن میں نوشہرہ خیبر پختونخواہ، بستی رنداں، بستی سہرانی، بستی احمد پور، بستی رکھ مور جنگی ضلع ڈیرہ غازیخان، بستی اللہ داد دریشک ضلع راجن پور، بیٹ دریائی، بیٹ چین والا، مسرور نگر اور ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ خاص طور پر شامل ہیں اور ان تمام مقامات پر تقریباً 250 احمدی گھرانے سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ کی مذکورہ بستیوں میں تمام کچے گھر سیلاب کی وجہ سے گر کر ختم ہو چکے ہیں۔ سیلاب کی اطلاعات ملتے ہی قبل از وقت ان تمام جگہوں سے احمدی احباب، خواتین و بچوں کو محفوظ مقامات پر شفٹ کر لیا گیا تھا اور اس سیلاب کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام متاثرہ گھرانوں کو بالخصوص اور تمام احمدیوں کو بالعموم اپنی حفاظت میں رکھے اور سیلاب کے بعد پیدا ہونے والی وبائی امراض سے بھی انہیں محفوظ رکھے اور محض اپنے فضل اور رحم کے سائے تلے رکھے۔ آمین

ایسے مواقع پر جماعت احمدیہ ہمیشہ سے خدمت انسانی کے جذبہ کے تحت کام کرتی رہی ہے اور اس وقت بھی متاثرہ گھرانوں کی خدمت اور ریلیف کا کام جاری ہے اور خوراک، راشن اور رہائش کے حوالے سے مدد کی جا رہی ہے۔ اس لئے جو احباب جماعت اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''انسانی ہمدردی'' میں زیادہ سے زیادہ عطیات جمع کروا کر ممنون فرمائیں۔

بقیہ صفحہ 1 — حضور انور ایدہ اللہ کا خواتین سے خطاب

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن اور مومنہ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں اور وہ مقصد پیدائش خدا تعالیٰ کا کامل عبد بننا ہے اور کامل عبد اس کے کامل فرمانبردار اور عبادت کا حق ادا کرنے والے بندے ہیں۔ فرمایا کہ مردوں اور عورتوں کی ایک تعداد ایسی جماعت میں بھی ہے جو مستقل مزاجی سے اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کرتی، اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی نہیں کرتی۔ اگر خدا تعالیٰ کا حق بندگی ادا کرنا ہے تو سب سے پہلے اپنی اور اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت ضروری ہے، جب نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو دنیاداری اور کھیل کود اور اپنی خواہشات کی تکمیل میں خود بخود کمی آجائے گی۔ پاکستان میں سانحہ لاہور کے بعد ایک طبقے کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اور اسی طرح پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی اس طرف توجہ ہوئی ہے۔ خدا کرے کہ یہ توجہ مستقل قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومنہ عورت کی ایک خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ غیب میں بھی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے جن کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ آجکل کے آزاد معاشرے میں یہ غیب میں حفاظت کا حق نہ ادا کرنا ہی ہے جس نے غلط قسم کی آزادی اور بے حیائی کو فروغ دے دیا ہے اگر ایک عورت اس احساس کو اپنے دل میں ہمیشہ پختہ رکھے کہ ایک خدا ہے جو عالم الغیب ہے، ہماری ہر حرکت وسکون کو دیکھ رہا ہے اور ہر ایک عمل اس کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے تو کوئی عورت ایسا عمل نہیں کرسکتی جو اسے تقویٰ سے دور ہٹا دے فرمایا کہ اسی طرح بیٹی اپنے تقدس اور عصمت کی حفاظت کرنے والی ہو اور کوئی ایسی دوستی، ایسے طبقے میں اٹھنا بیٹھنا اور ایسی حرکت نہ کرے جو اسے اپنے ماں باپ سے چھپانی پڑے۔ اسی طرح مختلف رشتوں کے حوالے سے عورت کی حیثیت ہے، ہر حیثیت میں اگر عورت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ لے کہ میرے کیا فرائض ہیں اور دوسروں کے مجھ پر کیا حق ہیں اور ان کو نہ بجالانے کی وجہ سے میں ایک عالم الغیب خدا کی پکڑ میں آسکتی ہوں تو بہت سی برائیاں جنہیں عورت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بہت سی بے چینیاں جو گھروں میں عورتوں کے عمل سے پیدا ہوتی ہیں وہ کبھی نہ ہوں۔ پس ایک احمدی عورت اگر غیب میں اپنی ذمہ داریوں کی حفاظت کا حق ادا نہیں کرتی تو اپنے خدا کو ناراض کرنے والی بن رہی ہے۔ عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی قوام کہہ کر ان تمام باتوں کا سب سے پہلے ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ مرد کا اثر عموماً عورت پر پڑتا ہے، نیک مرد کا اثر عورت پر نیک اثر کی صورت میں پڑے گا اور برے مرد کا عورت پر بد اثر ہی پڑے گا اس لئے مرد کو قوام بنا کر کہا کہ اگر تم تقویٰ پر چلنے والے ہو تو عورت بھی تقویٰ پر قدم مارے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کو بدظنی کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ بدظنی معاشرے میں فساد کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے کسی قسم کی رائے قائم کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کا حکم ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عورت کے تقدس اور حیا کے لئے بڑا ضروری ہے کہ وہ غض بصر سے کام لے اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کرے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ فرمایا کہ مردوں کو بھی غض بصر سے کام لینے کا قرآن کریم میں حکم ہے، صرف اس لئے کہ عورت کے تقدس کی حفاظت رہے اور عورت کو اس لئے کہ تمہاری حیا اور تقدس محفوظ رہے، لباس ایسا ہو جس سے جسم کی نمائش نہ ہوتی ہو اور اپنی زینت کو چھپانے کے لئے اپنے گریبانوں، سر، گردن اور سامنے حصے کو ڈھانپ کر رکھو، برقعہ ڈھیلا ڈھالا ہو، جو میک اپ کرکے چہرہ ننگا کرکے پھرتی ہیں وہ بھی زینت ظاہر کرنے کے زمرے میں آتی ہیں اسی طرح بالوں کی نمائش جو کرتی ہیں وہ بھی زینت ظاہر کرنے کے زمرے میں آتی ہیں۔ سر ڈھانکنا اور چہرے کو کم ازکم اس حد تک ڈھانکنا کہ چہرے کی نمائش نہ ہو رہی ہو اور لباس مناسب پہننا یہ کم ازکم پردہ ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کی تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے جو حدود مقرر کی ہیں اس کے اندر اپنے آپ کو رکھو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادے اللہ تعالیٰ کے احکام لے کر آتے ہیں تاکہ دنیا کی اصلاح کرکے انہیں خدا تعالیٰ کے قریب کریں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے، آپ نے جس طرح ہماری راہنمائی فرمائی ہے جس سے ہماری دنیا و آخرت سنورتی ہے اس کے مطابق چلنا چاہئے۔ اپنے آپ کو تقویٰ کے معیار کے مطابق چلانے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ ایک احمدی عورت کی ذمہ داری بہت بڑھ کر ہے۔ وہ اپنی زندگی تقویٰ سے گزارے کیونکہ اس پر جماعت کی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ہے یہ آپ کے سپرد ایک امانت ہے، اس امانت کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور انور نے آخر پر اجتماعی دعا کروائی اور بعدازاں دیر تک سٹیج پر تشریف فرما رہے اور لجنات اور بچیوں کی جانب سے ترنم کے ساتھ پیش کئے جانے والے قصائد، نظموں اور نغمات کو بڑی دلچسپی اور انہماک کے ساتھ سنتے رہے جس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر لجنہ جلسہ گاہ سے روانہ ہوگئے۔

❁......❁......❁

تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

بیٹی کی رخصتی پر ماں باپ کی دعا

راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

سر پہ رحمت کا سایہ سلامت رہے — ساتھ تیرے خدا کی حفاظت رہے
بس ہمیشہ اسی کی اماں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

تیرا گھر تیرے سپنوں کی جنت بنے — ایک خوشیوں بھرا قصرِ راحت بنے
اک سکینت بھرے آشیاں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

گامزن حق کی راہوں پہ دائم رہو — اپنے دیں کے اصولوں پہ قائم رہو
کامراں زیست کے امتحاں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

اپنے علم و عمل کو بڑھاتی رہو — اور دیئے روشنی کے جلاتی رہو
یوں اُجالوں کے تُم درمیاں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

بن کے خوشبو نئے گھر کو مہکاؤ تُم — ہر طرف پھول چاہت کے بکھراؤ تُم
تُم محبت کے اک بوستاں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

ہوں زمانے میں چرچے ترے نام کے — ہر جگہ تذکرے ہوں ترے کام کے
تُم بلندی کے اک آسماں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

تیرے جیون کا مقصد ہو صدق و وفا — تیرے پیش نظر ہو خدا کی رضا
فکر و احساس کے تُم جہاں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

تجھ کو آقا کی ہر پل دعائیں ملیں — تجھ کو مولیٰ کی ہر دم رضائیں ملیں
چین و راحت کے دارالاماں میں رہو — راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو
(آمین)

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

قرآن کریم کو سیکھو، دوسروں کو سکھانے اور پھیلانے کی کوشش کرو

درس القرآن کے متعلق حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ ہدایات اور بعض علمی نکات

یکم اگست 1922ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے درس القرآن شروع کرنے سے قبل ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں آیات قرآنی کے معنے اور تفسیر کرنے کے متعلق ہدایات فرمائیں۔ تقریر درج ذیل فرمائی۔

میں درس شروع کرنے سے پہلے چند ہدایات اپنے دوستوں کو درس کے متعلق دینا چاہتا ہوں اور ان ہدایات کو چاہتا ہوں کہ کھڑے ہو کر بیان کروں۔ درس انشاءاللہ بیٹھ کر دوں گا۔ وہ ہدایتیں یہ ہیں۔

(1) ہمارے دوست جو باہر سے تشریف لائے ہیں یا یہاں کے ہیں اور جو اس بات کے محتاج ہیں اور جنہیں ضرورت ہے کہ وہ نوٹوں کو یادداشت کے طور پر محفوظ رکھیں۔ انہیں چاہئے کہ جو بات میں بیان کروں اسے لکھتے جاویں۔ مگر ایک بات مدنظر ہو اور وہ یہ کہ عربی مقولہ ہے۔ مالا یدرک کلہ لایترک کلہ ساری چیز نہ مل سکے تو ساری چھوڑ بھی نہ دینی چاہئے۔ ساری بات کے کہنے کی کوشش کے یہ معنے ہیں کہ وہ ضائع ہو جائے۔ کیونکہ توجہ ایک طرف ہونے سے بہت سی باتیں رہ جاتی ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو الفاظ لکھیں گے۔ مگر آپ لوگ الفاظ لکھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ بات کا خلاصہ اور حوالہ اور جو حصہ ضروری ہے وہ لکھیں۔ ورنہ مضمون یاد نہ رہے گا اور خبط ہو جاوے گا۔ سارا مضمون لکھنے کے لئے کچھ آدمی بٹھائے گئے ہیں۔ وہ سارا لکھیں گے۔

(2) قرآن کریم کی تفسیر کے دو حصے ہیں۔ (i) باریکیوں کے متعلق (ii) ابتدائی امور کے متعلق جن کے بغیر قرآن کریم سمجھ میں نہیں آسکتا۔

منشاء یہ ہے کہ یہ ترجمہ چھپ جائے۔ اس لئے یہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ وہ حصہ زیادہ لیا جائے جس سے قرآن کریم کے مطالب و معانی سمجھ میں آسکیں اور باریک حصے کو اگر موقعہ اور فرصت ہو تو بیان کیا جاوے۔ اس وجہ سے ضروری حوالے اور اختصار ہوگا۔ مگر یہ زیادہ بوجھ پہلے پارے میں ہی ہوگا۔ کیونکہ اس میں زیادہ تاریخی مضامین ہیں اور شاید دوستوں کے لئے یہ مشکل ہو۔ اس لئے ابتدائی امور کے متعلق جو باتیں ضروری ہیں۔ وہ بیان کی جائیں گی۔

(3) ان دنوں دو اور باتیں مدنظر رکھی گئی ہیں۔ (i) یہ کہ میر محمد اسحٰق صاحب مختلف مسائل پر لیکچر دیا کریں گے۔

(ii) یہ کہ قرآن کریم کی آیات سمجھنے کے لئے بعض اصطلاحات کا سمجھنا ضروری ہے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ان کے متعلق مولوی سید سرور شاہ صاحب آدھ گھنٹہ ایسی ہدایات لکھا دیا کریں۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ حال کیا ہوتا ہے تمیز کیا۔ زبر کہاں آتی ہے اور پیش کہاں آتا ہے اور زبر کون دیتے ہیں اور نصب کون۔

یہ مسائل یادداشتوں کے طور پر لکھا دیویں۔ دوستوں کو ان لیکچروں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور ناغہ نہ کرنا چاہئے۔

اس کے بعد مختصر طور پر قرآن کریم کے متعلق اصول بتاتا ہوں کہ قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت کن باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ یہ باتیں جب تک مدنظر نہ ہوں۔ قرآن کریم کو انسان سمجھ نہیں سکتا۔ نکتوں کا سمجھ لینا اور ٹکڑوں ٹکڑوں کا سمجھنا علیحدہ بات ہے۔ لیکن جہاں سے بھی چاہے۔ حل کر لیوے۔ یہ ان کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

اس وقت میں جو باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کو سن چھوڑو اور لطف اٹھا لو۔ بلکہ اگر دوست انہیں یاد رکھیں گے۔ تو تفسیر قرآن میں بہت مد ہوں گی۔ وہ باتیں یہ ہیں۔

اول: کوئی کلام سمجھ میں نہیں آسکتا۔ جب تک انسان اس کے پڑھتے وقت یہ مدنظر نہ رکھے کہ یہ میری زندگی کے کسی پہلو پر مؤثر ہے۔ لوگ یونہی بیٹھے بیٹھے کاغذ زمین سے اٹھا کر پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن اگر تھوڑی دیر کے بعد پوچھو کہ اس میں کیا لکھا تھا تو کہتے ہیں یاد نہیں رہا۔ لیکن اگر کسی کی ترقی یا پاس ہونے کا خط آوے تو میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے الفاظ بھی یاد کر لیتے ہیں۔ تو قرآن کریم پڑھتے وقت اگر اس بات کو یاد رکھو گے کہ قرآن کریم کا اس زندگی پر اثر پڑتا ہے۔ اور اسی پر نہیں بلکہ اگلی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ تو تمہاری توجہ اور نظر بہت گہری ہو جائے گی اور ذہن تیز ہو جاوے گا اور قرآن آسانی سے سمجھ لوگے۔ ان باتوں کو مثالوں کے ذریعہ خود پھیلا لینا۔ لیکچر نہیں کہ میں مثال بیان کروں۔

دوم: یہ بات مدنظر رکھو کہ قرآن کریم رسہ ہے حدیثوں میں اسے حبل اللہ کہا گیا ہے۔ گویا یہ ایسا رسہ ہے جو خدا اور بندے کے درمیان ڈالا گیا ہے۔ اس کا ایک سرا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا بندے کے ہاتھ میں۔ دنیا میں دو خیالوں سے چیزیں پکڑی جاتی ہیں۔

(i) یا تو کھینچنے کے لئے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو صرف ایک کھینچتا ہے جیسے کنوئیں والے آدمی کو باہر کا آدمی کھینچتا ہے یا پھر دونوں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

(ii) یا پھر پکڑنے کی یہ غرض ہوتی ہے کہ ایک کی طاقتیں دوسرے میں منتقل ہو جاویں۔ جیسے ڈائنمیا میں کہ بجلی کی تاروں کے ذریعے دوسری چیز میں حرکت پہنچائی جاتی ہے۔ تو قرآن چونکہ حبل اللہ ہے۔ جو بندہ اور خدا کے درمیان ہے۔ اس لئے قرآن پڑھتے وقت انسان یہ نہ سمجھے کہ قرآن میرے سامنے پڑا ہے بلکہ یہ سمجھے کہ قرآن کریم رسی ہے۔ جو ایک طرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اور دوسری طرف میری ہاتھ میں ہے اور ان دونوں غرضوں کو مدنظر رکھے۔ (iii) کہ میں گڑھے میں گرا ہوا ہوں اور خدا تعالیٰ مجھے اوپر کھینچتا ہے۔ یہ تو تنزیہی حالت ہے کہ انسان گناہوں سے پاک ہونا چاہتا ہے۔ (iv) یہ کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں تار ہے۔ جس کے ذریعہ ترقیات کے لئے بجلی جارہی ہے اور مجھ پر اپنی طاقتوں کا اثر ڈال رہا ہے۔

یہ تو روحانیات کی باتیں ہیں۔ اب علمی باتیں جو ان سے اتر کر ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔

(1) یہ کہ جو کلام کرتا ہے۔ وہ زیادہ مستحق ہے کہ جو معنے وہ خود کرتا ہے۔ ان کو مقدم رکھا جائے۔ مثلاً قرآن کریم کی ایک آیت کے قرآن ہی دوسری جگہ معنے کرتا ہے۔ تو وہ مقدم ہوں گے دوسرے کے معنوں سے تو قرآن کریم کی ایک آیت کے معنے کرتے وقت دوسری کو دیکھو کہ وہ کیا معنے کرتی ہے۔ اگر ایک آیت کے معنے دوسری میں کئے گئے ہوں۔ تو ان کو مقدم رکھو۔

2۔ قرآن لانے والا زیادہ مستحق ہے اس کے معنے بیان کرنے کا دوسروں کی نسبت اس لئے قرآن کریم کے معنے کرتے وقت رسول کریم کے کلام کو مدنظر رکھو۔

3۔ اس شخص نے اگر قولاً تفسیر نہیں۔ بلکہ عملاً کی ہے تو اس کو دیکھو۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کا عمل بھی قرآن کریم کا مفسر ہے۔ اس لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ رسول کریم کے عمل نے کسی آیت کے کیا معنے کئے ہیں۔

4۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ سے جنہوں نے قرآن کریم سیکھا۔ انہوں نے کیا سمجھا۔ لیکن اس میں ایک بات مدنظر رکھنی چاہئے۔ کیونکہ سمجھنے کے متعلق دو باتیں ہوتی ہیں۔ (i) یہ کہ ایک شخص نبی کریم سے سنتا ہے اور سمجھتا ہے اور بیان کرتا ہے (ii) یہ کہ خود کوئی معنے اخذ کرتا ہے اور بیان کرتا ہے۔ تو صحابی کا قول تب معتبر ہوگا کہ اس نے بتایا ہو کہ رسول کریم سے سن کر میں نے ایسا کہا۔ یا اس کی عملی تفسیر کرے۔ یعنی یہ کہ اس پر اس نے عمل کیا ہو۔ تب اس کی بات قبول کریں گے۔ کیونکہ دوسرے اس کے فعل کو چیک کرتے تھے۔ ورنہ جب تک قرآن کریم کی دوسری آیتوں کے ماتحت اس کے معنے نہ ہوں گے۔ نہ مانے جاویں گے۔

5۔ یہ کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو معنے کئے جاویں وہ عربی لغت اور قواعد کے مطابق ہوں۔

6۔ یہ کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ............ کہ ہم نے یہ کتاب اتاری ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں اور اس کی حفاظت کا رسول کریمؐ نے یہ گر بتایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیں گے۔ جو تجدید دین کرتے رہیں گے۔............

7۔ یہ کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل بھی جاری ہے۔ اس لئے تفسیر کرتے وقت یہ دیکھنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا قول اس کے فعل کے مطابق ہو۔ مثلاً کسی آیت کے دو معنے ہوتے ہوں۔ تو جو معنے قانون نیچر کے مطابق ہوں گے۔ وہ مقدم ہوں گے ان معنوں سے جو قانون نیچر کے خلاف ہیں۔

8۔ یہ کہ قرآن کریم میں بعض ایسی باتیں ہیں جو زمانہ ماضی کے متعلق ہیں۔ ایسے امور کے متعلق وہ معنے مقدم ہوں گے۔ جو تاریخی شہادت سے موید ہوں۔ مثلاً کسی آیت کے دو معنے ہوتے ہیں۔ ایک کی تاریخ زبردست تائید کرتی ہے اور دوسرے کی نہیں کرتی۔ تو وہ معنے مقدم ہوں گے۔ جو تاریخ سے ثابت ہیں۔

9۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل کے اندر بھی روحانیت کا چشمہ پھوڑا ہے۔ اس لئے یہ مدنظر رکھو کہ جو معنے کرو۔ اس کے متعلق اس چشمہ سے پوچھو کہ یہ معنے جو ہم کرتے ہیں۔ دیانتداری سے کرتے ہیں یا کسی خیال کو مدنظر رکھ کر۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کوئی مدنظر رکھ کر کسی آیت کا ترجمہ اس لئے کرتا ہے کہ اسے ثابت کرے۔ اس لئے اس سے خرابی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ معنے کرو۔ جن کی تائید تمہاری ضمیر کرے۔

10۔ یہ کہ قرآن کریم دنیا میں ہدایت کے لئے آیا ہے۔ اس لئے وہ معنے مقدم رکھو جو دنیا کے لئے زیادہ مفید ہوں اور اس سے کم مفید کو ان سے ادنیٰ درجہ پر رکھو اور ان سے جو کم مفید ہیں ان سے ادنیٰ درجہ پر رکھو۔ مثلاً ایک معنے دنیا کے لئے زیادہ مفید ہیں اور دوسرے ایسے ہیں جو لطیفہ ہیں یا کم مفید ہیں۔ تو زیادہ فائدے والے معنے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قبول ہوں گے اور بابرکت ہوں گے۔

باریک گر تو اور زیادہ بھی ہیں۔ مگر یہ دس کافی ہوں گے اور دو روحانی جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد میں پھر آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کے متعلق خدا تعالیٰ رسول کریمؐ کو فرماتا ہے۔ کہ ذکر لک و لقومک تیرے لئے یہ شرف کا موجب ہے اور جو چیز شرف کا باعث ہو۔ اس سے انسان غافل نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کسی کو معلوم ہو۔ کہ فلاں کے پاس جاؤں گا۔ تو ترقی ملے گی یا ملازمت حاصل ہو

گی۔ تو کیا نہیں جائے گا۔ یا کسی تاجر کو معلوم ہو کہ فلاں جگہ مال خرچ ہوتا ہے اور نفع حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیا وہاں نہ پہنچے گا۔ اسی طرح جب قرآن شریف موجب شرف ہے تو دوستوں کو چاہئے کہ اس سے غافل نہ ہوں۔ بلکہ اسے سیکھیں اور عمل کریں اور (دعوت الی اللہ) کریں۔ اسی لئے میں نے یہ درس رکھا ہے۔ اس میں ایک ایک منٹ لگا کر خوب سمجھو سیکھو اور گھروں میں جا کر سکھاؤ۔ ہماری ترقی کی ایک ہی سبیل ہے کہ قرآن کریم ہمارے دلوں میں ہو۔ اگر یہ ہمارے دلوں میں داخل ہو جاوے تو دنیا کی کوئی حکومت ہمیں مٹا نہیں سکتی (۔) پس جب ہمارے دل میں قرآن ہو گا۔ تو خداتعالیٰ قرآن کی خاطر ہماری حفاظت کرے گا۔ قرآن کریم ایسی گھڑی اور ایسے وقت میں نازل ہوا تھا جب کہ دنیا میں ظلمت اور تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ تمام مذاہب خراب ہو چکے تھے۔ آپس کے تمام تعلقات بگڑ چکے تھے۔ مگر قرآن شریف نے ان میں ایسا تغیر پیدا کیا کہ مخالفین نے بھی مانا ہے اور یورپ کے مصنفین کی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ جن میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ قرآن میں اور کوئی بات ہو یا نہ ہو۔ مگر اس میں ایسی بات ضرور ہے جو دلوں پر اثر کرتی ہے اور جس نے لاکھوں دلوں پر تصرف کر لیا ہے۔

پس قرآن کریم کو سیکھو اور دوسروں کو سکھانے اور اس کو پھیلانے کی کوشش کرو۔ جو لوگ آئے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ جا کر دوسروں کو پڑھائیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے درس جاری کیا ہے اور آج تو صحت بھی خراب ہے۔ اس وقت تک سات دست آ چکے ہیں۔ سر درد بھی ہے۔ مگر باوجود کمزوری صحت کے میں آ گیا ہوں تا کہ آپ لوگ جو آ گئے ہیں۔ آپ کا حرج نہ ہو اب آپ لوگوں کو چاہئے کہ جا کر قرآن کریم کو دوسروں میں پھیلاویں تا کہ ہمیں بھی ثواب ہو۔

آپ لوگ دیکھیں گے۔ کہ کس طرح قرآن کریم بتاتا ہے کہ اعلیٰ روحانی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے اور صحیح تاریخ کو کیسے ثابت کرتا ہے اور ایسے گر جن سے خداتعالیٰ کا تعلق بندوں سے اور بندوں کا تعلق آپس میں ایسا قائم ہو کہ جس سے تمام فتنے اور فسادات دور ہو جاویں کس فصاحت سے بیان فرماتا ہے............

پس ہم پر یہ فرض ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور فائدہ اٹھاویں اور اس کے لانے والے پر درود بھیجیں اور دعائیں کریں............

اس کے بعد میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ اختلافات کی وجہ سے جماعت کو اس طرف توجہ نہ رہی تھی۔ جو منشاء حضرت مسیح موعود کا تھا۔ مگر جس طرف چلانے کا حضرت صاحب کا منشاء تھا۔ اس کی طرف چلانے میں بہت بڑا حصہ اور بہت ہی بڑا حصہ حضرت خلیفہ اول کا تھا۔ جو جوش اور جو محبت قرآن کریم کے متعلق حضرت خلیفہ اول کو تھی اسے وہی جانتا ہے۔ جو کبھی آپ کی مجلس میں بیٹھا اور وہ ایسی محبت تھی جو زبان سے ادا نہیں ہو سکتی۔ اسے دل ہی محسوس کرتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک سوکھی ہوئی شاخ ہو۔ جو جلا دینے کے قابل ہو۔ اس پر زور سے بارش پڑے اور اسے ہری کر دے۔ حضرت خلیفہ اول کے بیٹھے ہوئے اگر قرآن کا لفظ آ جاتا تو ایسا ہی معلوم ہوتا کہ گویا ایک سوکھی شاخ تھی۔ جو ہری ہو گئی۔ تو جس قدر قرآن پر جماعت کو راسخ کرنے کا کام ہے۔ اس میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ہمیں قرآن کریم پڑھتے وقت خداتعالیٰ نئے علوم بھی دیتا ہے۔ مگر اس کا بیج مسیح موعود نے ہی گاڑا ہے اور حضرت خلیفہ اول نے اس کو سینچا اور بڑھایا ہے۔ اس لئے ان کا بھی بہت بڑا کام ہے اور قرآن کریم پڑھتے وقت ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی ان کے احسان کو نہیں بھلا سکتیں۔

اس کے بعد میں یہ توجہ دلاؤں گا کہ کوئی چیز مفید اور فائدہ بخش نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس سے فائدہ نہ اٹھاویں۔ مثلاً اگر کونین نہ کھاویں تو یہ سمجھنے سے کہ بخار کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ فائدہ نہیں ہو گا اسی طرح قرآن کریم کو خداتعالیٰ کا کلام سمجھنے سے اس وقت تک فائدہ نہیں ہو گا۔ جب تک کہ اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے۔ اس لئے اسے دل سے پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ فائدہ اٹھاؤ اور اس غرض سے پڑھو کہ ہم نے اس پر عمل کرنا ہے۔

(الفضل 14/اگست 1922ء)

جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے ہٹانے کی سازش

لیفٹیننٹ کرنل (ر) عبدالرزاق بگتی اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں۔

مارچ/اپریل 1965ء میں انڈیا نے رن کچھ کے علاقہ میں پاکستان پر حملہ تو کیا مگر ذلت آمیز شکست ہوئی۔ اس کے بعد اپنی عسکری قوت کو بڑھانے کے لئے افرادی قوت بھرتی کی اور امریکہ اور مغرب سے اسلحہ کے انبار خریدنے میں مصروف رہا۔ ظاہری طور پر انڈیا یہ اسلحہ کی خریداری اور تیاری چین کے ساتھ جنگ کے لئے کر رہا تھا مگر حقیقت میں انڈیا یہ ساری تیاری اور قوت میں اضافہ پاکستان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے کر رہا تھا تا کہ پاکستان خوفزدہ ہو کر کشمیر سے دستبردار ہو جائے۔ انڈیا کے مکروہ عزائم کو دیکھ کر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے 12 مئی 1965ء میں صدر محمد ایوب خان کو لکھا کہ اس وقت انڈیا ایسی حالت میں نہیں ہے کہ پاکستان کا مقابلہ کر سکے اس لئے اب بھی موقع ہے کہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے تدابیر کی جائیں۔ آخرکار صلاح مشورہ کے بعد Kashmir Cell کے انچارج خارجہ سیکرٹری عزیز احمد کو کشمیر میں گوریلا جنگ کو تیز کرنے کے لئے حکمت عملی تیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ عزیز احمد نے پلان تیار کرنے میں سستی کی تو ایوب خان نے آزاد کشمیر کی سیز فائر لائن پر متعین فوجوں کے کمانڈر 12 GOC Division میجر جنرل اختر حسین ملک کو پلان تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ جنہوں نے وقت ضائع کئے بغیر کشمیر میں گوریلا جنگ تیز کرنے کے لئے پلان Operation Gibralter اور کشمیر کو آزاد کرنے کے لئے جنگی پلان Operation Grand Slam تیار کر کے صدر صاحب کے حضور پیش کئے۔ ان دونوں منصوبوں کی منظوری ملنے کے بعد Operation Gibralter کو اگست کے پہلے ہفتے میں شروع کیا گیا۔ C-IN-C پاکستان آرمی جنرل محمد موسیٰ کے مطابق 7/اگست 1965ء کو آزاد کشمیر کے شہری اپنے مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کی مدد کی خاطر ہزاروں کی تعداد میں مسلح ہو کر سیز فائر لائن پار داخل ہوئے اس کے بعد بھی جوق در جوق کشمیری مجاہدین مقبوضہ کشمیر میں جاتے رہے۔

مقبوضہ کشمیر میں گوریلا جنگ تیز ہو گئی تو ریاستی حکومت نے انڈیا کی مرکزی حکومت کو جموں و کشمیر میں مارشل لاء نافذ کرنے کی درخواست کی۔ 24/اگست 1965ء میں مظفرآباد کے قریب درہ حاجی پیر پر انڈین آرمی نے حملہ کر دیا۔ اب منصوبہ کے مطابق Operation Grand Slam پر فوراً عملدرآمد کرنا تھا۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جنرل محمد موسیٰ C-IN-C کو کہا کہ اب Operation Grand Slam پر عملدرآمد کریں مگر جنرل موسیٰ نے ٹال مٹول شروع کی اور کہا کہ صدر کے حکم کے بغیر آپریشن شروع نہیں ہو گا۔ بھٹو صاحب بذات خود سوات میں جنرل محمد ایوب خان کے پاس گئے تا کہ صدارتی حکم نامہ جاری کیا جا سکے۔ 29/اگست 1965ء کو آپریشن شروع کرنے کا حکم جاری ہوا اور C-IN-C جنرل موسیٰ خان کو موصول ہوا مگر اب بھی جنرل موسیٰ ڈھیلا پڑ گیا۔ آخرکار پہلی ستمبر 1965ء کو صبح صادق کے وقت جنرل اختر حسین ملک نے چھمب پر حملہ کر دیا تا کہ انڈیا کی طرف سے درہ حاجی پیر پر حملہ کا جواب دیا جا سکے۔ چھمب پر قبضہ کر کے جوڑیاں پر بھی قبضہ کر لیا اور 2 ستمبر 1965ء کو اکھنور کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ تب جنرل محمد موسیٰ خان C-IN-C ہیلی کاپٹر پر میجر جنرل محمد یحییٰ خان کو ساتھ لائے اور میجر جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے ہٹا کر جنرل یحییٰ خان کو آپریشن کا کمانڈر مقرر کیا۔ جنرل یحییٰ خان نے فوراً اکھنور پر حملہ کو روک دیا۔ ایسا کیوں ہوا؟ یہ ایک راز ہے جس پر آج تک پردہ پڑا ہوا ہے۔ 1965ء کی جنگ کے بعد میجر جنرل اختر حسین ملک کو ترکی میں پاکستانی سفارتخانہ میں ڈپٹی ملٹری سفیر مقرر کیا گیا جبکہ جنرل موسیٰ خان کی ریٹائرمنٹ کے بعد جنرل آغا محمد یحییٰ خان کو ترقی دے کر پاکستان کمانڈر ان چیف مقرر کیا گیا۔ جنرل اختر حسین ملک نے ترکی سے اپنے بھائی جنرل عبدالعلی ملک کو اپنے خط مورخہ 23-11-1967 میں Operation Grand Slam کے متعلق کچھ حقائق لکھے جس کے اقتباسات پیش ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے۔

''حقیقی کمانڈ آپریشن کے پہلے دن ہی تبدیل ہو چکی تھی جب عظمت حیات نے میرے ساتھ وائرلیس رابطہ منقطع کیا۔ میں نے ہیلی کاپٹر پر اس کے ہیڈکوارٹر کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ شام کو میں نے اپنے TMP آفیسرز گلزار اور واحد کو اسے تلاش کرنے کے لئے بھیجا مگر وہ بھی ناکام رہے۔ دوسرے دن میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے شرمسار ہو کر کہا کہ وہ جنرل یحییٰ کا بریگیڈئر ہے۔ اب مجھے کوئی شک نہیں رہا کہ جنرل یحییٰ کل ہی اس کے پاس پہنچ چکا تھا اور اس کو کہا تھا کہ میرے کسی بھی حکم پر عمل نہ کرے حالانکہ ابھی تک آپریشن کی کمانڈ میرے پاس ہی تھی۔ یہ عظیم غداری ہے۔ میں نے یحییٰ کو قائل کرنے کی کوشش کی اور درخواست کی اگر تم جنگ میں کامیابی کا کریڈٹ لینا چاہتے ہو تو تم آپریشن کا سربراہ کمانڈر بنے رہو اور میں تیرا ماتحت رہوں گا۔ مگر مجھے اکھنور پر قبضہ کرنے دو مگر اس نے بالکل انکار کر دیا۔ اس نے تو پلان ہی تبدیل کر دیا۔ اکھنور کی بجائے تروٹی کی طرف پیش قدمی کا پلان بنایا تا کہ انڈیا آسانی سے اکھنور پر قبضہ برقرار رکھ سکے۔ آج تک ایوب، موسیٰ، یحییٰ نے مجھے کمانڈ سے ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔ میرے استفسار پر شرمندہ ہوتے رہے۔ شاید وجوہات تب بتائی جائیں جب میں دنیا میں نہیں رہوں گا۔ درحقیقت اکھنور پر قبضہ کرنے کے بعد ہی آپریشن جبرالٹر کو کیش کیا جا سکتا تھا مگر ایسا نہ ہوا۔

آپریشن گرینڈ سلام کا جنگی مقصد جموں پر قبضہ کا تھا جہاں سے حالات کے مطابق سمبہ پر یا پھر اصل کشمیر پر قبضہ کرنے کا تھا۔ بہرحال قبضہ جموں پر ہو یا اکھنور پر اگر ہم اپنا مقصد حاصل کر لیتے تو پھر میں دیکھتا کہ کس طرح انڈین (اپنی پشت میں موجود) اکھنور یا جموں سے پاک فوج کو نکالے بغیر سیالکوٹ پر حملہ کرتے ہیں۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ انڈیا 65ء کے زخم کو کبھی نہیں بھولے گا اور موقع ملتے ہی بدلہ ضرور لے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مشرقی پاکستان پر حملہ کرے گا۔ اگر Operation Grand Slam کے مطابق Objective حاصل کیا جاتا اور جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے نہ ہٹایا جاتا تو انڈیا کشمیر میں واحد زمینی راستہ پٹھانکوٹ، جموں اور اکھنور سے ہو کر کشمیر کو جاتا ہے وہ انڈیا کے ہاتھ سے نکل جاتا اور انڈیا کا کشمیر پر قبضہ قائم نہ رہ سکتا............

(نوائے وقت 4 جولائی 2010ء اداریہ صفحہ)

(مرسلہ: پروفیسر راجا نصر اللہ خاں)

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل

جماعت احمدیہ برازیل کا 17واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اُسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا مسلسل 17واں جلسہ سالانہ مورخہ 24-25/اپریل 2010ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی اور کئی لحاظ سے یہ جلسہ بیحد کامیاب رہا۔

دعوت نامہ

جلسہ میں شرکت کیلئے ایک دعوت نامہ تیار کر کے کم وبیش 65 دعوت نامے بذریعہ ڈاک مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے ایسے افراد کو بھجوائے گئے جن کے ساتھ مختلف اوقات میں روابط ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں 200 کے قریب دستی دعوت نامے بھی دیئے گئے چنانچہ اس طرح بہت سے افراد کے ساتھ دعوت الی اللہ گفتگو نیز دین اور جماعت کا تعارف کروانے کا موقع بھی ملتا رہا اس کے علاوہ زبانی، بذریعہ ٹیلی فون اور بذریعہ ای میل بھی بہت سے افراد کو دعوت دی اور بار بار یاد دہانی بھی کروائی جاتی رہی۔ ان ذرائع کے علاوہ اخبارات سے بھی رابطہ کیا گیا چنانچہ دو مقامی اخباروں Tribuna de Petropoli Diario de Petropolis نے جلسہ سے قبل اور بعد میں بھی جلسہ سے متعلق رپورٹس شائع کیں۔

تیاری جلسہ

جلسہ سالانہ کے ماحول کو صاف رکھنے اور مہمانوں کی رہائش گاہ کو تیار کرنے کے ضمن میں کافی عرصہ قبل وقارعمل شروع کر دیئے گئے تھے۔ مقامی تعداد چونکہ کم ہے اس لئے دن رات ایک کر کے کئی کئی روز تک یہ وقارعمل جاری رہا۔ رنگ برنگی جھنڈیاں بھی خود ہی تیار کی گئیں جن میں خاص طور پر بچوں نے بہت شوق سے حصّہ لیا۔ مشن ہاؤس کا بڑا کمرہ جہاں جلسہ کی کارروائی ہوتی ہے بڑی خوبصورتی کیساتھ سجایا گیا تھا۔

لنگرخانہ

ہمیشہ کی طرح امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مہمانوں کیلئے کھانے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا. خاص طور پر اختتامی اجلاس میں 80 سے زائد افراد نے شرکت کی ان سب کیلئے بھی کھانے وغیرہ کا بہت اچھا انتظام موجود تھا سارا کھانا مشن ہاؤس میں ہی تیار کیا گیا تھا۔

حضور انور کا خصوصی پیغام

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خصوصی طور پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی تھی چنانچہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس موقع پر نہایت ہی پر معارف اور ایمان افروز خصوصی پیغام بھجوایا۔ حضور انور نے اپنے خصوصی پیغام میں اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ جماعت احمدیہ برازیل اپنا 17واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے آپ نے مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ ”اس جلسہ کی بڑی غرض یہی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں“ حضور انور نے برازیل کی دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچانے کے لئے فرمایا کہ ”آپ میں سے ہر احمدی کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ اس ملک میں احمدیت کی ترقی کے لئے عظیم الشان جدوجہد کرے اور اس ملک کے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہے“ حضور پُرنور نے فرمایا ”یاد رکھیں کہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف کھینچنے کے لئے دو اہم امور ہیں۔ ایک یہ کہ لوگوں کو پیغام پہنچ جائے ان کو جماعت کا تعارف ہو جماعت کی تعلیمات کا علم ہو اس کے لئے آپ کو گھر گھر جا کر پرچار کرنا ہوگا......

دوسری اہم بات جس سے لوگوں کے دلوں کو جیتا جا سکتا ہے وہ آپ کا نیک نمونہ اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔ ابتدائے اسلام میں جو لوگ مسلمان ہوئے وہ آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کا ہی نتیجہ تھا اس لئے دعوت الی اللہ کے اہم کام کے ساتھ ساتھ آپ نے دنیا کے سامنے اپنا اعلیٰ نمونہ بھی پیش کرنا ہے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو دین اور احمدیت کی طرف کھینچنا ہے۔......پس آپ بحیثیت جماعت بھی اور انفرادی طور پر بھی دنیا کے سامنے اعلیٰ نمونے پیش کریں۔ یہی آپ کی طرف سے احمدیت کی دعوت الی اللہ ہوگی اگر آپ احمدیت کو ساری دنیا پر غالب کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ تقوی اور طہارت میں ترقی کریں۔ اپنے اخلاق ایسے بنائیں کہ کسی کو آپ پر نکتہ چینی کا موقع نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو میری ہدایات اور نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اللہ آپ کو نیکی اور تقوی میں بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازے“

پہلا روز 24/ اپریل

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 24/اپریل کو رات 6 بجے شروع ہوا جس کی صدارت امریکہ سے آئے ہوئے مکرم شفیق احمد ملک صاحب آرکیٹیکٹ نے کی۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن اور پرتگیزی ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے نظم پڑھی اور ترجمہ بھی پیش کیا جس کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب نے ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم شفیق ملک صاحب آرکیٹیکٹ امریکہ نے اپنے صدارتی خطاب میں برازیل میں تعمیر ہونے والی پہلی بیت الذکر کے ضمن میں دلچسپ تفاصیل بتائیں اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ کونسل میں جو درخواست بیت الذکر کی منظوری کی دی ہوئی ہے اس میں کوئی روک نہیں ہے جبکہ بہت سے ممالک میں کئی قسم کی رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نے دعا کروائی جس کے بعد خدام اور ناصرات کا الگ الگ عام دینی معلومات کا مقابلہ کروایا گیا جس کے بعد مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے الگ الگ میوزیکل چیئرز۔ مشاہدہ معائنہ اور نشانہ بازی کے دلچسپ مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اسی طرح ایک مقابلہ پیغام رسانی کا بھی تھا جس میں ایک مردوں کی ٹیم تھی اور ایک عورتوں کی ٹیم۔ آخر میں سب نے کھانا کھایا امریکہ سے آئے ہوئے مہمانوں نے بھی ان پروگراموں میں شوق کے ساتھ حصہ لیا اور انہیں پسند کیا۔

دوسرا روز 25 اپریل

ہر سال جماعت احمدیہ برازیل جلسہ سالانہ کے لئے حالات کے مطابق ایک موضوع مقرر کرتی ہے اور اس کے مطابق دوسرے مذاہب کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے اپنے مذہب کے مطابق خیالات کا اظہار کریں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مقامی افراد اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔ اس طرح یہ جلسہ انتہائی دلچسپ ہو جاتا ہے اور جلسہ مذاہب عالم کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ چنانچہ اس اہم آخری اجلاس کی تیاریاں صبح سے ہی شروع کر دی گئیں جس میں سب ممبرز نے حصہ لیا۔ امسال جلسہ سالانہ کے لئے جو موضوع مقرر کیا گیا تھا وہ تھا ”مذہب کی اہمیت“ چنانچہ ہمیشہ کی طرح امسال بھی دوسرے مذاہب کے نمائندگان کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ تین نمائندگان نے شرکت کی۔ (ان کی تفصیل آگے بیان کرونگا) جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 80 کے قریب افراد نے شرکت کی جس میں احمدیوں کی تعداد 20 تھی باقی سب مقامی غیر از جماعت افراد تھے جو مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ مشن ہاؤس کا ہال نما کمرہ بھرا ہوا تھا۔ دوسرے شہروں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ کچھ باقاعدہ آنیوالے افراد تھے اور بہت سے پہلی بار شامل ہوئے تھے۔

ایک گرجا کے پادری خود تو نہ آسکے لیکن فون کے ذریعہ پیغام بھیجا اور خود نہ آسکنے پر معذرت کی۔

اسی طرح شہر کے میئر کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے خود تو نہیں آئے لیکن انہوں نے بذریعہ فیکس پیغام بھجوایا اور دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔

اختتامی اجلاس کا باقاعدہ اجلاس مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صدر جماعت احمدیہ نیو جرسی امریکہ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن کریم اور پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک نظم

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ

ترنم سے پڑھ کر سنائی گئی اور ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب نے ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود پڑھ کر سنائے بعدہٗ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے جماعت احمدیہ کے تعارف اور عالمگیر ترقی کے موضوع پر تقریر کی۔

بعدازاں مکرم شفیق احمد ملک صاحب نے دین میں بیوت الذکر کی تعمیر اور اس کی اہمیت پر نہایت جامع تقریر کی۔

اس کے بعد بچوں نے نظم ”ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ“ کورس کی شکل میں پڑھی۔ مقامی شرکاء نے اس کو بہت خوشی سے سنا اور بچوں کی بہت حوصلہ افزائی کی ازاں بعد سب سے پہلے مقامی کونسل سے آنیوالے معزز مہمان Mr. Thiago Damaceno نے حاضرین کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس جلسہ میں دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ جس کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندگان نے باری باری تقاریر کیں مکرم صدر مجلس کے ارشاد پر مکرم عبدالرشید صاحب نے ان نمائندگان کا تعارف کروایا اور ان کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مذاہب کے آپس میں اس قسم کے محبت۔ بھائی چارے اور حوصلہ ظرفی کو بہت سراہا اور اس قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ان نمائندگان کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

(1) Sr Jose Carlos P. Figueiredo (A Comunidade Seicho-No-Ie)

(2)Pastor Henrique (Igreja Nova Vida - Sao Goncalo-RJ)Sr

(3)((Presidente da Asso. deficentes de Petropolis) Joao Paulo de Oliveira Santos

پہلے مقرر نے جو بہت ہی متاثر دکھائی دیتے تھے کہا کہ دین کا جو غلط پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس اعتبار سے اتنے لوگوں کا دین کے مرکز میں آ کر دین کی بات کو سننا بہت ہی حیرت کی بات ہے اس کے لئے جہاں انہوں نے جماعت کی کوششوں کی تعریف کی وہاں شامل ہونے والوں کو بھی شاباش دی۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ایک دور کے شہر سے آنے والے مقرر نے تقریر کی اور دعوت دینے پر جماعت کا دلی شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ میں نے آج یہاں آ کر جو محبت اور عزت افزائی دیکھی ہے اس

سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ انہوں نے بچوں کے ترانے کا خاص ذکر کیا جس نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا انہوں نے کہا کہ وہ آئندہ بھی آئیں گے اگر دعوت نہ بھی ملے تب بھی آئیں گے کیونکہ وہ یہاں آ کر بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور مہمان مقرر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا بطور خاص ذکر کیا۔

نمائندگان مذاہب کی تقاریر کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اور سب آنیوالے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر جماعت احمدیہ کا دین کے حوالہ سے تعارف کروایا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر صدر مجلس مکرم محترم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب کی تھی۔ آپ نے سورۃ فاتحہ کی روشنی میں خدا تعالیٰ اور اس کی صفات پر احسن طریق پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ خاکسار نے اپنے معزز مہمان ممبر کونسل مسٹر Thiago Damaceno اور مکرم ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب اور شفیق ملک صاحب کی خدمت میں جماعت کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا اور باقی انعامات کی تقسیم کے لئے مکرم ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب کی خدمت میں درخواست کی جنہوں نے جیتنے والوں کو انعامات دئے۔

اس کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری ضیافت نیو یارک امریکہ نے بھی نہایت اختصار کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بہت ہی کامیاب رہا جس کی انہوں نے مبارکباد دی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کامیاب جلسوں کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

اختتامی دعا:

آخر میں مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب۔ صدر مجلس نے حاضرین کو مختصراً بتایا کہ ہم دعا کس غرض سے کرتے ہیں اور کس سے مانگتے ہیں جس کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ اکثر شرکاء جلسہ نے اپنے اپنے طریق پر دعا کی اور یوں ایک ہی جگہ پر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے طریق پر دعا کرتے دکھائی دئے۔ یہ نظارہ بہت سے ایسے لوگوں کے لئے جو پہلی بار ہمارے جلسہ میں آئے تھے بہت ہی متاثر کن تھا۔

الغرض یہ جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ انتہائی خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء جلسہ کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بھی لی گئی جس کے بعد سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ان دنوں بارشیں بھی خوب ہو رہی تھیں اور خطرہ تھا کہ جلسہ کے وقت بارش نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور پورے جلسہ کے دوران بارش نہیں ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت اثرات مرتب فرمائے۔ بہتوں کیلئے ہدایت کا موجب بنائے نیز ہمیں بیعتوں کے اعتبار سے بھی کامیابی عطا کرے۔ آمین

علمائے کرام کی خدمت میں!

عرفان صدیقی اپنے کالم نقش خیال میں لکھتے ہیں۔

پہلے کچھ بات 30 مئی کو شائع ہونے والے کالم ''کیا یہ حب رسولؐ ہے؟'' کے حوالے سے۔

اس کالم پہ تین طرح کے ردعمل سامنے آئے۔ پہلا یہ کہ ملک کے نامور علماء اور لوگوں کی بھاری اکثریت نے اسے سراہا.......... پہلا فون مجھے مدرسہ خالد بن ولیدؓ وہاڑی کے مہتمم مولانا ظفر قاسم کی طرف سے آیا۔ دعاؤں سے نوازتے ہوئے انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی اور فرمایا۔ ''یہ ہم علماء کا کام ہے جو تم کر رہے ہو'' کراچی سے جماعت اسلام کے راہنما ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی نے حسب معمول ستائش سے نوازا۔ بہت سے جید علماء سے بات ہوئی۔ سب نے بڑی دردمندی اور دل سوزی سے اس خیال کا اظہار کیا کہ ''انسان کشی'' اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔

دوسرا ردعمل ایسے احباب کی طرف سے آیا جنہیں کالم کے نفس مضمون سے اتفاق تھا لیکن انہوں نے فتح مکہ کے ضمن میں حضورؐ کے عفو و درگزر کے حوالہ سے بعض ہستیوں کے بارے میں استعمال کئے گئے الفاظ پر گرفت کی اور بتایا کہ چونکہ یہ ایمان لے آئے تھے اس لئے ان کا شمار بھی صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے لہٰذا ان کے ماضی کا تذکرہ بھی ایسے ناتراشیدہ الفاظ میں نہیں ہونا چاہئے کہ گستاخی کا پہلو نکلے۔ یہ بالکل درست، انتہائی ہمدردانہ صائب اور اخلاص پر مبنی مشورہ تھا۔ تیسرا ردعمل وہ تھا جس کا تذکرہ میں مناسب خیال نہیں کرتا۔

یہ بات یقیناً درست اور مسلمہ حقیقت کا درجہ رکھتی ہے کہ فتح مکہ کے بعد بلکہ حضورؐ کی حیات طیبہ کے آخری لمحہ مبارک تک بھی، کسی بھی پس منظر یا محرک سے قطع نظر جو لوگ اسلام لے آئے اور حضورؐ کے دامان رحمت نے انہیں اپنے سایہ عافیت میں لے لیا وہ صحابہ کرامؓ کے منصب بلند پر فائز ہو گئے۔ جب شافع محشرؐ نے کسی کے ماضی پر لکیر پھیر دی تو ہمارے لئے نکتہ آفرینیوں کے باب بند ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ سے محبت اور بے کراں محبت کے بغیر حب رسولؐ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور حب رسولؐ میں کچھ کمی رہ جائے تو ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضورؐ کی نگاہ لطف و کرم کے بعد وحشی، حضرتؓ اور ہند، سیدہ ہندؓ کہلائیں۔ میں احباب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بروقت توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ میری اس لغزش قلم کو معاف فرمائے۔ میں تو پہلے ہی تہی داماں میں سے ہوں۔ مدینہ منورہ سے آتی ٹھنڈی ہوائیں بھی تھم گئیں تو کہاں پناہ ملے گی۔

''کیا یہ حب رسولؐ ہے'' کے حوالے سے دن بھر رابطوں کا سلسلہ جاری رہا۔ میں نے ہر مکتب فکر کے علماء کو پوری طرح یکسو پایا کہ ایسی وارداتیں قابل مذمت ہیں۔ سب کی رائے تھی کہ بلاسبب کسی غیر مسلم کا قتل، نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کی خوشنودی خاطر کا سبب نہیں بن سکتا۔ متحدہ تحریک ختم نبوت نے اسے اہل اسلام کے خلاف سازش اور ملک و ملت کے لئے ایک بڑے نقصان سے تعبیر کیا۔ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، انٹرنیشنل تحریک ختم نبوت پاکستان کے سربراہ مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ ایسے لگتا ہے جیسے بیرونی مداخلت کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے یہ خونی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ ان راہنماؤں کا کہنا تھا کہ ''تحریک ختم نبوت گزشتہ ایک صدی سے پُرامن طور پر، قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے اہداف کے لئے کام کر رہی ہے۔ بدامنی، قانون شکنی اور پُرتشدد کارروائیاں کبھی ہماری پالیسی کا حصہ نہیں رہیں۔ تحریک نبوت کے راہنماؤں نے یاد دلایا کہ ''1953ء، 1974ء اور 1984ء کی مقدس تحریک ختم نبوت میں ہمارے اکابر کے پُرامن زندہ کردار کو ہم زندہ رکھیں گے اور عدم تشدد کی پالیسی پر گامزن رہیں گے۔''

مولانا محمد تقی عثمانی نے کہا۔ ''میں ملک سے باہر تھا لیکن اس واقعے سے سخت ذہنی اذیت پہنچی۔ یہ علمائے کرام اور دینی مدارس کو شکنجہ کسنے کی ایک سازش ہے۔ اس طرح کی دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والے اسلام اور پاکستان دشمنوں کا آلہ کار بنے ہیں''۔ انہوں نے اپنے کتابچے ''قتل و خانہ جنگی'' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی ریاست کے اندر ذمیوں کے حقوق نہایت واضح ہیں۔ رسول اللہؐ نے تو یہاں تک فرمایا کہ ''ذمی کا قاتل جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا''۔ مولانا محمد رفیع عثمانی کو بھی میں نے بہت دل گرفتہ پایا۔ انہوں نے اس دہشت گردی کی مذمت کی اور فتنہ قرار دیا۔ مولانا کا کہنا تھا کہ ایسی وارداتیں، نہ صرف اسلام اور پاکستان کی رسوائی کا سبب بنتی بلکہ منفی طاقتوں کو علماء اور دینی مدارس کے خلاف کارروائی کا موقع بھی دیتی ہیں۔ ان سے حاصل کچھ نہیں ہوتا البتہ زیاں بہت ہے۔ انہوں نے میری اس بات سے اتفاق کیا کہ علماء کو ایک بار پھر بروئے کار آنے کی ضرورت ہے تاکہ ایسی وارداتوں کو روکا جائے۔

جمعیت العلمائے پاکستان کے صدر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کا ایک خوبصورت خط ملا لیکن اس میں میری ستائش کا پہلو زیادہ نمایاں ہے اس لئے میں اس کا حوالہ نہیں دے رہا۔ یقیناً صاحبزادہ صاحب کے جذبات بھی یہی ہیں۔ مفتی منیب الرحمٰن اپنی واضح رائے دے چکے ہیں۔ وفاق المدارس کا موقف بھی ڈھکا چھپا نہیں۔ یہ عمومی اتفاق رائے خوش آئند ہے لیکن علمائے کرام کو ایک بار پھر ملی یکجہتی کونسل کو بروئے کار لاتے ہوئے بعض ذہنوں پہ تنے جالے اتارنے ہوں گے کہ اسلام کی خدمت کے تقاضے کیا ہیں۔

گزشتہ روز برادر خورد، شوکت عزیز صدیقی ایڈووکیٹ نے میری توجہ برائٹ پبلی کیشنز راولپنڈی کی شائع کردہ ''گارڈن سائنس'' کی ایک کتاب کی طرف مبذول کرائی جو تعلیمی اداروں کے ایک بڑے نظم نے اپنے ہاں پہلی جماعت کے لئے منتخب کر رکھی ہے۔ اس کتاب کے یونٹ نمبر 14 کے صفحہ نمبر 39 پر ایک بھالو (Tedy Bear) کی تصویر بنی ہے۔ اس تصویر کے اوپر جو کچھ لکھا ہے وہ میری نوک قلم پر نہیں آ سکتا۔ یہ ایک طرح کا توہین آمیز خاکہ ہے جو امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جماعت اسلامی ضلع اٹک کے امیر جناب ناصر اقبال نے تھانہ سٹی اٹک میں باضابطہ درخواست دی ہے۔ معلوم نہیں اس درخواست پر کیا گزرتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے آتشیں ماحول میں اس نوع کی درسی کتب پاکستان میں کیسے چھپ رہی ہیں؟ کیا ان لوگوں کو سرور کائناتؐ سے مسلمانوں کی لازوال عقیدت و محبت کی وسعت و گہرائی کا انداز نہیں؟ اور پھر یہ سوال بھی نہایت اہم ہے کہ پاکستان بھر میں تعلیمی اداروں کا جال رکھنے والے ڈائریکٹوریٹ نے ایسی کتاب اپنے سکولوں کے لئے کیسے چن لی حالانکہ اس کے ہاں نصابی کتب کے انتخاب کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی بھی موجود ہے۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اسلام اور مسلمانوں پر یلغار کے لئے جواز تراشی کی خاطر کہیں منتشر اور کہیں مربوط کوششوں کا سلسلہ جاری ہے اور ستم یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایسی مذموم کوششوں کے توڑ کے لئے کوئی حکمت عملی نہیں۔ جو ردعمل سامنے آتا ہے اس کا انداز بھی ایسا ہوتا ہے کہ دشمنوں کے عزائم کو تقویت ملتی ہے۔ علمائے کرام سے دست بستہ التماس ہے کہ وہ متحرک ہوں۔ ہماری راہنمائی کریں۔ ہمیں راستہ سمجھائیں۔ ہمیں حب رسولؐ اور عقیدت صحابہ کرامؓ کے تقاضوں سے آگاہ کریں۔ ہمیں اسلام کے ان ارفع اصولوں کا شعور بخشیں جو انسانیت کے چہرے کا حسن ہیں اور وہ بھولا ہوا سبق یاد دلائیں جس نے ایک عالم کو عظیم انسانی اقدار سے روشناس کرا کے ایک نئے تمدن، ایک نئی تہذیب کی بنیاد رکھی تھی۔

(روزنامہ جنگ 2 جون 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ سارہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا نعیم الدین صاحب اسیر راہ مولیٰ ساہیوال حال لندن مورخہ 26 جولائی 2010ء کو بوقت گیارہ بجے دن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر 69 سال تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظام وصیت کے مبارک نظام میں شامل تھیں مرحومہ کی ایک بیٹی مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم صوبیدار (ر) نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ 11 جولائی 2010ء کو وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی بیٹی کی وفات پر نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ پردیس میں اپنے خاوند کو بھی تسلی و تشفی دلاتی رہیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک بیٹا مکرم وسیم احمد قمر صاحب حال لندن اور چار بیٹیاں مکرمہ عذرا پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید صاحب آف لندن، مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب آف لندن، مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم سعادت احمد صاحب آف لندن اور مکرمہ صائمہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد صاحب آف لندن چھوڑی ہیں۔ مرحومہ اپنی بیٹی طاہرہ پروین کی وفات پر لندن سے باوجود اپنی بیماری کے ربوہ تشریف لائی تھیں۔ آپ گزشتہ تقریباً 2 سال سے کافی بیمار تھیں مگر صبر و شکر کے ساتھ سارا عرصہ گزارا۔ لندن روانگی سے ایک دن قبل ہی راہی ملک عدم ہو گئیں۔ مرحومہ بہت نیک اور پارسا خاتون تھیں اپنے غریب عزیزوں اور رشتہ داروں کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ نظام جماعت کی اطاعت خود بھی بہت کرتی تھیں اور آگے اپنی اولاد کو بھی اس کی پابندی کراتی تھیں اپنے محترم خاوند کی اسیری کے دوران لمبا عرصہ نہایت صبر اور شکر سے گزارا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کی برکتیں حاصل کیں اور زندہ نشان دیکھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام اولاد شادی شدہ اور اپنے گھروں میں خوش و خرم ہے۔ ان کے میاں مکرم رانا نعیم الدین صاحب جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئے آپ کی نماز جنازہ محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مورخہ 27 جولائی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے مرحومہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترمہ عذرا تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم احمد زمان تنویر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ سعیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرشید صاحب مرحوم المعروف افریقہ والے مورخہ 19 جون 2010ء کو لندن میں بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے مورخہ 23 جون کو بعد نماز عصر پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان لندن میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب نے دعا کروائی۔ آپ اپنے بیٹے مکرم شاہد رشید صاحب کے پاس مقیم تھیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم زاہد رشید صاحب 1995ء میں عین جوانی کے عالم میں جرمنی میں ایک ٹریفک حادثہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ یہ صدمہ مرحومہ نے نہایت صبر کے ساتھ اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے برداشت کیا۔ مرحومہ انتہائی خوش اخلاق، صابر و شاکر، غریبوں کی ہمدرد، متوکل اور خلافت کی فدائی خاتون تھیں۔ ان کے تمام بچوں کی خلافت سے عقیدت اور گہری وابستگی انہی کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ آپ نے میرے علاوہ چار بیٹیاں، مکرمہ زاہدہ خاتون صاحبہ ناروے، مکرمہ ناصرہ محمود بھٹی صاحبہ لندن، مکرمہ ثروت اسلام صاحبہ اور مکرمہ شگفتہ صادق صاحبہ جرمنی نیز ایک بیٹے مکرم شاہد رشید صاحب لندن یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

جو تھے قسمت کے دھنی

عشق کے مکتب میں پڑھتے ہیں وفاؤں کا نصاب
لکھتے رہتے ہیں لہو سے اپنے کچھ رنگین باب
کیسی رنگینی لئے ہے اہلِ دل کی ہر کتاب
بخت پہ اپنے بہت نازاں ہوا رُودِ چناب

اس کے پہلو میں جمی ہیں محفلیں ابرار کی
ہیں رقم اس کی زمیں میں داستانیں پیار کی

گلشنِ احمد کو مہکاتی ہے خوشبوئے شہید
اٹھ رہی ہے رشک سے ہر اک نظر سوئے شہید
کاش مل جائے سبھی کو خوبی خوئے شہید
چاند سے بڑھ کے ہے روشن ایک اک روئے شہید

نذر جاں کر دی تو پھر یہ اجرِ نذرانہ ملا
اپنے ہر محبوب سے ملنے کا پروانہ ملا

سر اٹھا کے کہہ رہا ہے یہ شہیدوں کا لہو
موت ایسی ہی تو ہے اس زندگی کی آبرو
ہے مقدر سے ہی ملتی صبر و ہمت کی یہ خُو
لے گئی بادِ صبا اس بوئے گل کو کُو بہ کُو

کیسے بہہ نکلے ہمارے خوں کے دھارے دیکھ لو
کور چشمو! آؤ یہ رنگیں نظارے دیکھ لو

میری اس دنیا کے ہر خورد و کلاں کی خیر ہو
مے کدے کی خیر ہو پیرِ مغاں کی خیر ہو
کارواں کی خیر میرِ کارواں کی خیر ہو
خیر ربوہ کی سدا ہو قادیاں کی خیر ہو

دل کے دامن پہ یہ موتی صدق کے جڑتے رہیں
ہم کبھی ماندہ نہ ہوں آگے قدم بڑھتے رہیں

مرحبا جو ہو گئے ہیں دینِ احمد پر نثار
تخم ریزی سے لہو کی کِھل اٹھے ہیں لالہ زار
دشتِ دل پہ پڑ رہی ہے ابر ایماں کی پھوار
"کب نظر میں آئے گی بے داغ سبزے کی بہار"

"خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد"
درد کی کالی گھٹائیں رشک کی ہے چاندنی
سرخرو وہ ہو گئے ہیں جو تھے قسمت کے دھنی

صاحبزادی امۃ القدوس بیگم

کفالت یکصد یتامیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء میں کفالت یکصد یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی خاطر تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ''یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسی رنگ میں تربیت ہو جو ان کو معاشرے کا بہترین فرد بنا دے پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں نہ ضرورت سے زیادہ نرمی بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا بھی ضروری ہے اور یہ جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔''

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ''اسی طرح پاکستان میں رہنے والے مخیّر احمدی حضرات بھی اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال ونفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 8/اگست 2010ء کو 10:00 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

10/اگست 2010ء

12:30am لقاء مع العرب
3:15am جلسہ سالانہ برطانیہ تقاریر اور خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اگست 2010ء
5:00am ایم ٹی اے عالمی خبریں، خبرنامہ، تلاوت درس حدیث، ان سائیٹ، سائنس اور میڈیسن ریویو اور لقاء مع العرب
7:35am ایم ٹی اے عالمی خبریں، خبرنامہ اور فرنچ پروگرام
9:05am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11:00am تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ سائنس اور میڈیسن ریویو، گلشن وقف نو اور سوال وجواب
2:10pm ترقیات اور انڈونیشن سروس
4:00pm سندھی سروس
7:10pm خطاب حضور انور اجتماع، گلشن وقف نو اور خبرنامہ
9:25pm سوال وجواب
10:20pm یسرنا القرآن اور تاریخی حقائق
11:05pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں، عربی سروس اور ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو

11/اگست 2010ء

1:30am گلشن وقف نو کلاس اور حضور انور کا اجتماع سے خطاب
4:05am رئیل ٹاک
5:00am ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6:15am لقاء مع العرب، عربی سیکھئے
8:00am ایم ٹی اے عالمی خبریں
8:35am ترقیات اور حضور انور کا اجتماع سے خطاب
11:05am تلاوت، درس حدیث، سفید بادلوں کی سرزمین اور گلشن وقف نو کلاس
1:05pm جماعت احمدیہ کا تعارف، سوال وجواب سیشن، انڈونیشن سروس
3:50pm سواحیلی سروس، تلاوت اور درس حدیث
5:15pm یسرنا القرآن
5:30pm خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 1985ء
6:35pm بنگلہ سروس، حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ، خبرنامہ، گلشن وقف نو کلاس اور یسرنا القرآن
10:05pm سوال وجواب سیشن
11:00pm ایم ٹی اے عالمی خبریں اور درس حدیث
11:25pm عربی سروس اور لقاء مع العرب

12/اگست 2010ء

1:20 am جماعت احمدیہ کا تعارف
2:20 am گلشن وقف نو
3:20 am حضور انور کا اجتماع سے خطاب اور خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 1985ء
5:25 am ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5:55 am تلاوت اور یسرنا القرآن
6:20 am لقاء مع العرب
7:30 am جماعت احمدیہ کا تعارف
8:25 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 1985ء
9:25 am سفید بادلوں کی سرزمین
10:00am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11:00am تلاوت، درس حدیث اور فیتھ میٹرز
2:00 pm گلشن وقف نو
3:05pm انڈونیشن سروس
4:05pm درس القرآن
5:30pm تلاوت، درس حدیث اور یسرنا القرآن
6:30pm بنگلہ سروس
9:00pm خبرنامہ
9:20pm رمضان کی اہمیت
10:20pm سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
11:00pm ایم ٹی اے عالمی خبریں اور تلاوت

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔اگست

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:03

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے ہماری کمپنی سے رابطہ کریں
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

ضرورت سٹاف
الصادق اکیڈمی گرلز سیکشن میں انگلش اور سائنس کے مضامین پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے
تعلیمی قابلیت M.Sc/B.Sc ہو۔
ادارہ میں سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے اسلحہ لائسنس رکھنے والے درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف میں جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
برائے رابطہ فون نمبرز: 6214434-6211637

FD-10

کاٹن ولان کی ہر قسم کی ورائٹی پر زبردست
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ 047-6214300

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
نزد سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593